ابوطلحہ عثمان

کیا ابھی وقت نہیں آیا......؟

کون سی خوبی ہے جو بحیثیت مجموعی مسلمان قوم میں آج موجود ہے۔ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں، رشوت کھاتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، وعدہ خلافی دھڑلّے سے کرتے ہیں، دوسروں کی جیب کاٹنے کے بیسیوں طریقے نہایت دلیری سے اختیار کر رکھے ہیں۔ ڈاکے ڈالتے ہیں، کوئی ذرا سی مزاحمت کرے تو گولی اس کے سینے میں اتار دیتے ہیں۔ راہزنی کرتے ہیں، مسافروں کی جیبیں خالی کروالیتے ہیں، مگر ہیں مسلمان۔ غریب اور متوسط آدمی سے سائیکل، موٹر سائیکل چھینتے ہیں اور کاریں چھینتے ہیں، پھر ان کو کہیں دور جا کر بیچ آتے ہیں یا چھینی گئی کاروں کے ذریعے ڈاکے ڈالتے اور قتلِ عام کرتے ہیں مگر ہیں مسلمان۔ وزیر مشیر بن کر قوم کو لوٹتے ہیں اور ذرا آگے قدم بڑھائیں تو دبئی، سویٹزرلینڈ، یورپ اور امریکہ کے بنکوں میں لوٹ کا مال جمع کرواتے ہیں مگر ہیں خدام المسلمین۔ روٹی کپڑا اور مکان کا پرفریب فرعونی نعرہ لگاتے ہیں، عام مسلمان سمجھتا ہے یہ چیزیں مجھے ملیں گی مگر وہ تو یہی چیزیں جن کے پاس پہلے تھیں ان سے بھی چھین لیتے ہیں اور یہ سب دھوکے باز، عیار مسلمان ہی کہلاتے ہیں۔ سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ لگا کر لاکھوں کلمہ گو بھائیوں کو یہودی دہشت گردوں کے ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں مگر ہیں مسلمان۔ ہاں لاکھوں کروڑوں ڈالروں کا ایک سیلابِ بلاخیز ان کے گھروں میں خوش رنگ طوفان لے آتا ہے اگر کوئی نیک نصیب انسان جج یا بااختیار افسران پر گرفت کرے تو N.R.O کا پروانہ ماتھے پر سجا لیتے ہیں، جب کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخزومی قریشی شریف زادی کو استثنا نہیں دیتے اس کا ہاتھ کٹ جاتا ہے۔ مگر کلمہ کے نام پر بننے والے ملک کے سید زادے اور اس کے حوالی، موالی، سرمایہ دار اور زردار مستثنیٰ قرار پاتے ہیں اور ہیں سب جدی پشتی مسلمان!

کلمہ لاالٰہ الّااللّٰہ کے دعوے دارو! تمہارا رخ تو مکہ کی طرف تھا، تمہاری آواز کی گونج تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کی طرف تھی۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ اپنے یوٹرن کو چھوڑ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیے ہوئے صراطِ مستقیم پر رواں ہو جاؤ۔ قرآن پاک میں سود، رشوت، حرام مال، جھوٹ، فریب، چوری، بدکاری جیسی صفات کو یہود و نصاریٰ کی صفات قرار دیا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''منافق کی تین علامات ہیں، بولے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے، جھگڑا ہو جائے تو گالیاں دے۔ جس کسی میں ان میں سے ایک علامت ہے اس میں نفاق کی ایک علامت ہے اور جس کسی میں یہ تینوں علامات ہیں وہ پکا منافق ہے۔'' (الحدیث)

سوچیے! آپ میں تو ان علامات میں سے کوئی علامت نہیں؟ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ آپ صرف مسلمان نہیں پکے مسلمان بن جائیں۔ آنجہانی گاندھی کانگریس حکومت کے وزیروں سے کہہ رہا تھا ''میں رام چندر اور کرشنا کا حوالہ نہیں دے سکتا وہ تاریخی ہستیاں نہیں تھیں، میں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا نام بطور مثالی نمونہ کے پیش کرتا ہوں وہ بہت بڑی سلطنت کے حاکم تھے پر انھوں نے فقیروں والی زندگی گزاری'' (اخبار ہریجن ۲۷ جولائی ۱۹۳۷ء)

اے مسلمان! اے محمدی ہونے کے دعویدارو! کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ مرنے کے بعد کی زندگی کے لیے کچھ کر لو، کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقوشِ قدم کو اپنی حرزِ جان بنالو۔ پھر تم اور تمہاری نسلیں دنیا پر چھا جائیں گی۔ تم ہی حاکم ہو گے اور دنیا محکوم۔ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (القرآن)